Abrar Khan Marwat
National Officers Academy
Batch # 339
Islamiat

Don't highlight these borders

Part - II

سوال 8:

اہم نکات:-

- تعارف
- انسانی زندگی میں دین کی اہمیت
- طریقہ زندگی کے اعتبار سے دین کی اہمیت
- مکمل نظامِ عمل کے اعتبار سے
- دین کی اہمیت قرآنی آیت سے
- انسانی زندگی میں دین کی ضرورت
- دین اور مذہب میں فرق

تعارف:-

لفظ "دین" عربی زبان میں کئی معنوں میں آتا ہے۔ اس سے مراد غلبہ اور سربلندی، اطاعت اور غلامی، طریقہ اور مسلک کے ہیں۔ لغوی اعتبار سے دین سے مراد طریق زندگی یا طرزِ فکر و عمل ہے جس کی پیروی کی جائے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران: 19)

ترجمہ:- بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

قرآن محض دین نہیں کہہ دیتا بلکہ "الدین" کہتا ہے

اس سے اس کا اصطلاحی معنی واضح ہو جاتا ہے۔ یعنی قرآن کا دعویٰ یہ نہیں ہے کہ اللہ کے نزدیک اسلام ایک طریق زندگی ہے بلکہ اس کا دعویٰ ہے کہ اسلام ہی ایک حقیقی اور صحیح طریق زندگی ہے۔

انسانی زندگی میں دین کی اہمیت:

ذیل میں انسانی زندگی میں دین کی اہمیت بیان کی جاتی ہے۔

1. طریق زندگی کے اعتبار سے دین کی اہمیت:

انسان کو زندگی بسر کرنے کیلئے ایک طریق زندگی درکار ہے جسے وہ اختیار کرے۔ انسان زندگی کے بہت سے ایسے پہلو رکھتا ہے جن میں اسے کوئی لگا بندھا راستہ نہیں ملتا، بلکہ اس کو اپنے انتخاب سے خود ایک راہ اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اس کو گھریلو زندگی کیلئے، خاندانی تعلقات کیلئے، معاشی معاملات کیلئے، ملکی انتظام کیلئے، بین الاقوامی ربط و تعلق کیلئے اور زندگی کے بہت سے دوسرے پہلوؤں کیلئے بھی ایک راہ درکار ہے۔ یہ صرف دین ہی ہے جو اس کی جملہ ضروریات کو پورا کرتا ہے بلکہ زندگی کے ہر معاملے میں ایک مکمل ضابطہ حیات مہیا کرتا ہے۔

Use blue ink cor

2. مکمل نظامِ عمل کے اعتبار سے دین کی اہمیت:

انسان اور اس کی زندگی کے مسائل کو سمجھنے کی ایک ذرا سی دانشمندانہ کوشش ہی آدمی کو اس پر مطمئن کرنے کیلئے کافی ہے کہ زندگی بحیثیت مجموعی ایک کُل ہے جس کا ہر جز دوسرے جز سے، ہر پہلو دوسرے پہلو سے گہرا ربط رکھتا ہے۔ انسان کو ایک راستہ درکار ہے جس پر وہ اپنی پوری زندگی کو اس کے تمام پہلوؤں سمیت اپنی مقصودِ حیات کی طرف لے چلے۔ اس کو فکر، علم، فن، مذہب، اخلاق، معاشرت، معیشت کیلئے الگ نظامات نہیں بلکہ ایک جامع نظام درکار ہوتا ہے۔ دین ہی وہ جامع نظام ہے جس سے آدمی بلکہ پوری آدمیت اپنے بلند ترین مقصد تک پہنچ جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

دین کی اہمیت قرآنی دلیل سے:-

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین چاہتے ہیں۔ حالانکہ وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں وہ چار و ناچار اسی کے سامنے جھکی ہیں اور اس کی طرف پلٹ کر جانا ہے

{آل عمران: 83}

دین کی ضرورت:-

- دین زمین پر انسانی تخلیق کا مقصد اور اس کے خدا سے تعلق کو مؤثر انداز میں بیان کرتا ہے۔
- دین ایسے تمام سوالوں کے جواب دیتا ہے جن کے سائنس اور فلسفہ ابھی تک جواب نہیں دے پایا۔ مثلاً خدا کا وجود، کائنات کا مقصد، دنیا میں انسان کا کردار وغیرہ۔
- دین انسان کے انفرادی، سماجی، سیاسی، معاشی اور دیگر پہلوؤں سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

دین انسان کو اندھیرے سے روشنی کی طرف لاتا ہے۔

دین لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

دین اور مذہب میں فرق:-

لغوی معنی:-

دین عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی غلبہ اور سربلندی، جزا اور سزا ہے جبکہ مذہب بھی عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی راستہ، طریقہ اور مسلک وغیرہ ہیں۔

This will affect your time management

Scanned with CamScanner

اصطلاحی معنی :- اصطلاح میں دین مکمل نظامِ زندگی اور ضابطہ حیات ہے جبکہ مذہب ... روحانی معاملات پر اعتقاد کا نام ہے۔

Improve the paper presentation, references and the headings qualiyy

مذہب صرف عقائد، عبادات، ذکر اور چند رسومات پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ دین ایک مکمل روحانی، سماجی، معاشی، ثقافتی نظامِ حیات فراہم کرتا ہے

مذہب صرف خدا اور بندے کے ذاتی تعلق کو بیان کرتا ہے جبکہ دین ایک نظریاتی حقیقت ہے جو انسان کے خدا کے علاوہ، انسانوں کے مابین تعلقات کو بھی بیان کرتا ہے

Discuss in detail by giving subheadings

مذہب کا پیروکار اس بات پر مطمئن ہوتا ہے کہ اس کے خدا کے ساتھ تعلق قائم کیا ہے اور ہر فرد کا مقصد نجات ہے جبکہ دین کا مقصد رضائے الٰہی کے ساتھ ساتھ انسانیت کی مجموعی ترقی اور فلاح ہے

Add more arguments.

مذہب انسانوں کے اذہان میں دائمی خوف کو فروغ دیتا ہے اس کے برعکس دین انسان کو اعتماد، حوصلہ اور خود اعتمادی تلاش کرنے کا درس دیتا ہے

مذہب اس عقیدے کے ذریعے کمزوروں، مایوس لوگوں کو تسکین فراہم کرتا ہے کہ اس دنیا کے تمام اچھے اور برے معاملات میں اللہ کی رضا شامل ہے جبکہ دین ظلم اور استحصال کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرتا ہے اور سب کی مدد کرنے کا درس دیتا ہے۔

Short answer. A 20 marks answer should have around 15 subheadings and be on 8-9 pages.

Scanned with CamScanner

Attempt and upload a single qs at a time

سوال 2:

اہم نکات

Work on the pointed mistakes and then upload the next answer

- تعارف
- اسلام میں انسانی حقوق کی تعلیمات
- اسلام میں عورتوں کے حقوق
- قرآن مجید میں عورتوں کے حقوق / کا مقام
- حدیث نبوی میں عورت کا مقام
- اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام
- بحیثیت ماں
- بحیثیت زوجہ
- بحیثیت بیٹی
- بحیثیت بہن
- خلاصہ بحث

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام سے متعلق ہدایت و رہنمائی فراہم کرتا ہے یہ بنیادی انسانی حقوق کا ایک جامع منشور بھی عطا کرتا ہے. جسکے مطابق حقوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- بنیادی انسانی حقوق
- اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق

یہ حقوق قرآن مجید، سیرت النبی اور خلفاء راشدین کی عظیم الشان تعلیمات سے اخذ کیے گئے ہیں اسلام عام طور پر دو قسم کے حقوق کی نشاندہی کرتا ہے۔

- حقوق اللہ
- حقوق العباد

اسلام نے حقوق العباد پر اتنا زور دیا ہے کہ ان کو حقوق اللہ کی ادائیگی کیلئے شرط قرار دیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

اسلام میں انسانی حقوق کی تعلیمات :-

اسلامی انسانی حقوق کا تصور بنیادی طور پر بنی نوع انسان کے احترام ، وقار اور مساوات پر مبنی ہے - قرآن حکیم کی رو اللہ رب العزت نے بنی نوع انسان کو دیگر مخلوقات پر فضیلت عطاء کی ہے - قرآن حکیم میں شرف انسانیت وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ تخلیق آدم کے وقت ہی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا -

انسانی حقوق اور آزادی کے بارے میں اسلام کا تصور آفاقی ہے جو زماں ومکاں کی تاریخی اور جغرافیائی حدود سے بالاتر ہے - اسلام میں انسانی حقوق کا منشور اس اللہ کا عطا کردہ ہے جو کائنات کے نظام کو چلانے والا ہے - یہ حقوق مستقل ، مقدس اور ناقابل تنسیخ ہیں - ایک حقیقی اسلامی فلاحی ریاست میں ان تمام حقوق سے مستفیض ہو سکے گے اور کوئی ریاست یا فرد اِن کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا اور نہ ہی قرآن وسنت کی طرف سے عطا کردہ حقوق کو کالعدم قرار دے سکتا ہے -

اسلام میں عورت کا مقام :-

اسلام کی آمد عورت کیلئے غلامی ، ذلت اور ظلم کے بندھنوں سے آزادی کا پیغام تھی - اسلام نے ان تمام بری رسومات کا خاتمہ کیا - عورتوں کو وہ حقوق عطا کیے جس سے وہ معاشرے میں اس عزت وتکریم کی حقدار پائی جس کے مستحق مرد ہیں - اس طرح انسانیت کی تخلیق میں عورت کا مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ ہے -

قرآن مجید میں عورت کا مقام :-

عورت کے حقوق و فرائض کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے -

ترجمہ :- "عورتوں کیلئے اس طرح کا حق ہے جو ان پر فرض ہے معروف طریقے سے" البقرہ : 228

احادیث رسولﷺ میں عورت کا مقام :-

حصول علم میں مرد اور عورت برابر ہیں۔ ارشاد نبوی ہے،

ترجمہ: " علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا،

"کامل مومن وہ ہے جس کا کردار اچھا ہو اور جو اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔"

اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام :-

اسلامی معاشرے میں آغاز ہی سے عورت کو عزت دی گئی ہے۔ عورت ماں کے روپ میں ہو، بہن یا بیٹی یا بیوی کی روپ میں اسلام ہر حیثیت میں اسے قدر و فضیلت عطاء کرتا ہے۔

عورت بحیثیت ماں :-

اسلام میں ماں کو بلند درجہ عطا کیا گیا ہے۔ رسولﷺ نے فرمایا ہے کہ "ماں کے قدموں تلے جنت ہے"۔ بخاری سے روایت ہے کہ کسی نے رسولﷺ سے دریافت کیا کہ وہ کون سا عمل ہے جو سب سے زیادہ اللہ کی خوشنودی کا باعث بنتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، نماز وقت پر ادا کرنا۔ اور اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا "ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا"۔

اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "اور آپ کے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو۔"

Scanned with CamScanner

عورت بحیثیت زوجہ:-

شادی ایک سماجی ضرورت اور مذہبی فریضہ ہے۔ شادی سے انسان (مرد و عورت) رشتہ ازدواج میں منسلک ہو جاتے ہیں اور انسان بہت سے برائیوں اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ عورت کو بحیثیت زوجہ اسلام میں بہت اہمیت کا حامل ٹھہرایا گیا ہے۔ اس کو مرد کے آرام و سکون کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

ترجمہ ⇐ اور اسی کے نشانات میں ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف (مائل ہوکر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کردی۔

آپ ﷺ اپنی ازواج سے سب سے زیادہ حسن سلوک کرنے والے تھے۔ ایک دفعہ ازواج مطہرات سفر میں تھیں۔ اونٹ چلانے والے اونٹ کو تیز ہانکنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "دیکھنا نہ شیشے ہیں"۔ یعنی اپنی ازواج کو شیشے سے تشبیہ دی کہ کہیں ٹوٹ نہ جائیں۔

آپ ﷺ نے بیوی کے حقوق پر بہت زور دیا ہے۔ حدیث میں ہے

ترجمہ ⇐ "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے"۔

عورت بحیثیت بیٹی ⇐

اسلام سے قبل عورتوں خاص کر بیٹیوں سے حد سے زیادہ ظلم کیا جاتا تھا۔ انھیں زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ یا اگر جینے دیا جاتا تو انھیں نحوست سمجھا جاتا تھا۔ اس کے برعکس اسلام نے عورت بحیثیت بیٹی کو ایک اعلیٰ مرتبہ عطا کیا۔ حضرت فاطمہ الزہرا رض جب آتیں تو آپ ﷺ ان کے استقبال کیلئے کھڑے ہو جاتے اور ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے تھے۔

بیٹی اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمت ہے۔ حضرت ابو سعید رض سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،

"جس بندے نے تین بیٹیوں یا بہنوں کا بار اٹھایا، ان کی اچھی تربیت

کی، ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور پھر ان کا نکاح بھی کر دیا تو اللہ تعالی کی طرف سے اس بندے کیلئے جنت کا فیصلہ ہے۔"

عورت بحیثیت بہن:

عورت بحیثیت بہن کا مقام و مرتبہ دیکھنا ہو تو آپ ﷺ کا حضرت شیما رضی اللہ عنہا سے حسنِ سلوک کا مطالعہ کرنا چاہیے جو آپ ﷺ کی رضاعی بہن تھیں۔

"ابن اسحاق سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے جنگِ ہوازن کے موقع پر "نجاد" کو پکڑنے کا حکم دیا۔ یہ بنی سعد کا شخص تھا جس نے کوئی نازیبا حرکت کی تھی۔ مسلمانوں نے اسے پکڑ لیا اور اس کے اہل و عیال کو بھی ساتھ لے چلے جن میں شیما بنت حارث بھی تھی۔ آپ کو حضور ﷺ کے دربار میں پیش کیا گیا تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ آپ ﷺ نے کوئی نشانی دریافت کی۔ اس نے وہ کاٹنے کا نشان دکھا لیا جو آپ ﷺ نے پہچان لیا۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر پر بٹھا کر فرمایا کہ اپنی مرضی سے ہمارے پاس ٹھہرو یا اپنی قوم کی طرف واپس کر دیں۔ انھوں نے فرمایا کہ مجھے اپنی قوم کے حوالے کر دیں۔ آپ ﷺ نے اسے انعام اکرام سے نوازا اور اپنی قوم کی طرف بھیج دیا۔"

خلاصہ بحث:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام نے عورتوں کو زمانہ جاہلیت اور دورِ جدید کی تمام تہذیبوں اور معاشروں سے بہتر مقام عطا کیا ہے۔ اسلام سے قبل عرب کی جاہلی تہذیب ہو یا ایرانی و رومی تہذیب، عورت کو کسی جگہ ایسا مرتبہ عطا نہیں کیا جیسا اسلام نے کیا ہے۔ جہاں تک مغربی معاشرے کا تصور ہے تو اس نے عورت پر برابری کی سطح پر جس طرح ذمہ داریوں کا بوجھ ڈالا ہے تو اس سے عورت کے مقام میں اضافہ نہیں بلکہ کمی ہوئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے اسلام نے حقیقی حقوق و فرائض کا تعین کیا ہے ان پر عمل پیرا ہوں۔

سوال 5:-

اہم نکات:-

- تعارف
- رسالت کے لغوی معنی
- رسالت کے اصطلاحی معنی
- انسانی زندگی میں رسول کی ضرورت
- انسانی زندگی میں رسالت کی اہمیت

تعارف:-

انسان کو ذاتِ الٰہی کی صحیح پہچان اس کے رسول کے ذریعے ہوتی ہے۔ اسلام نے انسان کو دو جہانوں میں کامیابی حاصل کرنے کا جو طریقہ بتایا ہے وہ اللہ کی تعلیمات پر عمل، بندگی اور اطاعت۔ اس لئے کہ ہدایت و رہنمائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی مرضی جاننے کا ذریعہ کیا ہے؟ انسان کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اللہ نے کن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور کن کاموں سے روکا ہے؟
اس کے جواب میں رسالت کی عملی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس کے بغیر اللہ کے احکام کو جانا نہیں جا سکتا۔ بلکہ رسالت ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور آخرت کا صحیح علم عطا کرتا ہے۔ اس لئے رسالت کے بغیر اللہ اور آخرت پر ایمان لانا نامکمل اور ادھورا ہے۔

رسول کے لغوی معنی

رسول کے لغوی معنی ہیں پیغام دے کر بھیجا ہوا یعنی پیغام پہنچانے والا۔

Scanned with CamScanner

رسول کے اصطلاحی معنی :-

دین کی اصطلاح میں رسول سے مراد وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کیلئے منتخب فرمایا۔

رسول کی ضرورت :-

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے ہدایت و رہنمائی کیلئے انسانوں ہی میں سے رسول بھیجے کیونکہ انسان کی بہترین رہنمائی کیلئے انسان ہی رسول ہو سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ :- "ہم نے تم سے پہلے جب کبھی بھی رسول بھیجے ہیں آدمی ہی بھیجے ہیں۔ جن کی طرف ہم اپنے پیغامات وحی کیا کرتے تھے۔ اگر تم لوگ خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔ پچھلے رسولوں کو بھی ہم نے اس طرح روشنی اور کتابیں دے کر بھیجا تھا اور اب بھی یہ ذکر تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس تعلیم کی تشریح و توضیح بیان کر دو، جو ان کیلئے اُتاری گئی ہے۔"

رسالت ملنے سے پہلے بھی رسول کی زندگی اپنی قوم میں بہترین ہوتی ہے۔ وہ پاکباز، نرم خو، نیک طبیعت، سچا اور امانت دار ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا تے وقت کوئی اس کو بے اعتبار یا جھوٹا نہ کہہ سکے۔

حضورؐ کو خود اپنی زندگی میں قرآنی اصولوں پر مبنی عملی مظاہرہ کرنا تھا۔ صرف یہ نہیں کہ آکر پیغام سنا دیتے بلکہ اس پیغام

Scanned with CamScanner

انسانی زندگی کی اصلاح بھی آپؐ نے ذمہ تھی ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کیلئے نبی بھیجے جن کا کام لوگوں تک صرف پیغام پہنچانا نہیں تھا بلکہ ان تعلیمات پر عملی مظاہرہ بھی کرنا تھا ۔ پیغام الٰہی فرشتوں کے ذریعے بھی بھیجا جا سکتا تھا ، مگر محض پیغام بھیجنے سے وہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا ۔ اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل و تفصیل کیلئے لازمی تھا کہ اس پیغام کو بنی نوعِ انسان ہی کا ایک فرد لے کر آئے جو انسانِ کامل ہونے کے باوجود انسان اور بشر ہو ۔

رسول کی اہمیت :-

اسلام جو طریقہ بتاتا ہے وہ کامیابی کیلئے دو پہلو رکھتا ہے ایک اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفاداری ، دوسرا اطاعت کیلئے ہدایت کو تسلیم کرنا اس سے پورا فائدہ اٹھانا ۔ اللہ کی اطاعت اس وقت کی جا سکتی ہے جب انسان کے پاس ہدایت ہو اس لئے انسان کو جاننا پڑتا ہے کہ وہ کیا ہدایات ہیں جن پر عمل کرے اللہ کی اطاعت کا حق ادا کر سکتا ہے ۔ اس کے پاس کوئی ایسا قابلِ اعتبار اور مستند ذریعہ معلومات ہونا چاہئے جس پر انسان عمل کرکے اپنی دنیوی اور اخروی کامیابی حاصل کر سکے ۔ وہ ذریعہ صرف اور صرف انبیاء کرام اور رسول ہوتے ہیں ۔
اسلئے اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کیلئے اپنے اپنے وقت میں نبی یا رسول کو ایک ہی مقصد دے کر بھیجا ۔ جن کا کام اور ذمہ داری یہ تھی کہ غافل انسانوں کو اللہ کی بندگی اور اس کے احکام پر عمل کرنے اور پرامن زندگی گزارنے کی تعلیم دیں ۔
انبیاء اور رسول کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ ان کی تعلیمات کے بغیر انسان کی زندگی ادھوری ہے کیونکہ ان تعلیمات کے علاوہ انسان کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے ۔ اس لئے انبیاء کرام کی پیروی اور ان کے بنائے ہوئے احکامات پر عمل انسانوں کیلئے اصول رہنما بنا دیا کہ ان پر عمل کر دین و دنیا کی کامیابی حاصل کر سکیں۔

Scanned with CamScanner

س3

اہم نکات:-

- تعارف
- اسلامی معیشت کے رہنما اصول
- دورِ حاضر کے معاشی مسائل اور ان کا حل
- دورِ جدید میں اقتصادی اصولوں کے نفاذ کی ضرورت
- خلاصہ بحث

تعارف:-

اسلام ایک مذہب نہیں بلکہ مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے زندگی کے ہر پہلو میں کامل رہنمائی فراہم کی ہے۔ تجارت، کاروبار اور خرید و فروخت کے تمام اصولوں کو بھی شریعت میں بیان کیا گیا ہے۔ اسلام کا معاشی نظام زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اور جو رزق ہم نے انکو دیا ہے اور میں سے نیک کاموں پر خرچ کرتے ہیں۔" اسلام کا معاشی نظام منصفانہ تقسیم دولت، جامع معاشی تصورات افراط و تفریط سے پاک حقیقی فلاحِ انسانی کا حامل ہے۔ اسلام کا معاشی نظام انسانی معاشی مسائل کو حل کرتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی معاشی نظام کو عملاً کسی ایک سرزمین پر نافذ کیا جائے تاکہ دنیا اُس کے صحیح نتائج سے بہرہ مند ہو کر اس کو اپنائے۔

اسلامی معیشت کے رہنما اصول:-

انسان کی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اسلام کا تجویز کردہ نظام انتہائی مستحکم بنیادوں پر قائم ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

(1) حقیقی ملکیت اللہ تعالیٰ کیلئے:-

اس کائنات میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، اللہ کا ارشاد ہے۔ "ترجمہ:- اللہ ہی کیلئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے" (البقرہ: 284)

(۲) دولت کمانے کا یکساں حق :-

اللہ کے لئے اسلامی معیشت کا یہ ایک بنیادی اصول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو زمین میں روزی کمانے کا یکساں حق دیا ہے کوئی کسی کو اس حوالے سے کوئی جبر نہیں کر سکتا۔

(۳) رزق میں بعض کو بعض پر فضیلت :-

اسلام انسانوں کے اندر درجات رزق میں برتری کو تسلیم کرتا ہے اس لئے ہر انسان اپنی کوشش سے دوسرے پر برتری حاصل کر سکتا ہے۔

اس حوالے سے واضح ارشاد ہے:

ترجمہ "انسان کیلئے صرف وہی ہے جو اس نے کوشش کی"۔ {النجم:39}

(۴) حلال ذرائع کا استعمال :-

اسلام کے اقتصادی نظام کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ دولت کمانے میں کوئی حرام ذریعہ استعمال نہ ہو کیونکہ شریعت میں حرام کمائی کی قطعی ممانعت ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ "اے لوگو! زمین میں حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ" {القرآن}

(۵) سود کی ممانعت :-

سود چونکہ دولت کے ارتکاز کا ذریعہ بنتا ہے جس سے معاشرے کے چند لوگ اکثریت کا استحصال کرتے ہیں اس لئے اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ سود کی ممانعت سے کاروباری رجحان بڑھتا ہے اور لوگوں کو روزگار کے وسائل مہیا ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ "اے ایمان والو! سود دوگنا چوگنا کر کے نہ کھاؤ"

Scanned with CamScanner

(vi) ذخیرہ اندوزی کی ممانعت :-

اسلام ذخیرہ اندوزی کی سخت ممانعت کرتا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے :

ترجمہ " اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اُسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی وعید سناؤ" (التوبہ: 34)

(vii) گردشِ دولت کا فروغ :-

اسلامی معیشت کا اہم اصول ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں مرتکز نہ رہے بلکہ گردش کرتی رہے تاکہ کسی غریب کا استحصال نہ ہو۔

ترجمہ : " ایسا نہ ہو دولت تمہارے دولت مندوں کے درمیان گردش کرتی رہے"

دورِ جدید کے معاشی مسائل :-

دورِ جدید میں مسلمان اور اسلامی دنیا بہت سے مسائل کا شکار ہے جن میں اہم مسئلہ اقتصادی کمزوری ہے ذیل میں کچھ مسائل قلم بند کیے جاتے ہیں۔

(i) دولت کا ارتکاز :-

عصرِ حاضر میں معاشی نظام میں بیشتر خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں جن میں دولت کا ارتکاز سب پر سبقت لے جاتا ہے۔ سود اور کرپشن جیسے ناسور ارتکازِ دولت کا سبب بنتے ہیں جن سے دولت چند ہاتھوں میں محصور ہو کر رہ جاتی ہے۔ جبکہ معاشرے کے باقی افراد کا استحصال ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(۲) کرپشن :- کرپشن ایک ایسا ناسور ہے جو معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے اور ہمارے ہاں بدقسمتی سے کرپشن کا بہایت بول بالا ہے۔ ہر فرد دوسرے سے آگے نکلنے کا خواہاں ہے اس لئے وہ کسی بھی قسم کے حرام ذرائع سے اجتناب نہیں کرتے۔

(۳) سودی کاروباری :- سودی کاروبار آج کل اسلامی معیشت کا حصہ اول بن چکا ہے جو معاشرے کو اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے۔ ہمارے ہاں کوئی بھی کاروبار خاص کر کے بینکنگ کا کاروبار سود سے مثتثنیٰ نہیں ہے۔

(۴) ذخیرہ اندوزی :- دورِ جدید میں ہر شخص دولت بڑھانے کا خواہاں ہے اس لئے ہر قسم کی اشیائے خوردونوش کو ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ قیمتیں بڑھنے پر مال کو باہر نکال کر غریب عوام کو لوٹا جاتا ہے اور پھر انھی پیسوں سے صاحبان حج پہ جاکر اپنے گناہوں کی بخشش کروالتے ہیں۔

(۵) بے روزگاری :- بڑھتی ہوئی آبادی اور مہنگائی کی وجہ سے بے روزگاری حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اس کے علاوہ کرپشن اور اقربا پروری بھی بے روزگاری کو ہوا دے رہی ہے جس سے معاشرے کے افراد نہ صرف استحصال بلکہ کچھ افراد خودکشی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

دورِ جدید میں اقتصادی اصولوں کے نفاذ کی ضرورت

یہ بات واضح ہے مسلمانوں کی اخلاقی پستی اور اسلامی نظام معیشت میں پیش خرابیاں صرف اسلامی نظام اقتصاد کے رہنما اصولوں کو نافذ کر کے ختم کی جا سکتی ہے۔ دنیا بھر کے اسلامی ممالک کو

اپنے نظامِ اقتصاد اسلامی نظامِ معیشت کے طرزِ پر ڈھالنے ہوگئے۔ پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل نے اس حوالے سے کافی کام کیا ہے۔ علماء نے اپنے طور پر ان اصولوں کے عملی نفاذ کیلئے روشن راستوں کی طرف رہنمائی کی ہے۔ جہاں تک پہلے اصول کا تعلق ہے کہ حقیقی ملکیت صرف اللہ کیلئے ہے تو اس اصول کا تعلق معاشرتی نفاذ سے زیادہ انفرادی یا شخصی ہے یعنی ایک شخص کو اسلامی طرزِ معیشت میں دین کے اخلاقی نظام کی پابندی کرنا ہے اور اس پر لازم ہے کہ وہ مالک کی رضا اور خواہش پر عمل کرے۔ اللہ کی یہ رضا ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں مرکوز نہ رہے اس حوالے سے حکومت کو چاہیئے کہ معاشرے کے تمام افراد کیلئے یکساں سہولیات فراہم کرے۔ اس طرح سود اور کرپشن کی روک تھام کیلئے سخت انتظامات کئے جائیں اور کڑی سے کڑی اسلامی سزاؤں کا نفاذ عمل میں لایا جائے۔ اس طرح معاشرے کے افراد پر بھی لازم ہے کہ حلال ذرائع کے فروغ اور حرام ذرائع کو روکنے کیلئے قانونی پابندی کریں۔

خلاصہ بحث:-

اسلام نے مسلمانوں کو رہنما اصولوں پر مبنی ایک اعلیٰ نظامِ معیشت دیا ہے۔ اس طرح اسلام نے معاشی نظام میں انسان کے معاشی مسائل کو حل کرنے کیلئے ایسی تدابیر اختیار کی گئی ہیں جو معاشی ضروریات کی تسکین کے ساتھ ساتھ انسانی حریت فکر اور فطری آزادی کو بھی فروغ دینے والی ہیں۔ اشتراکی نظامِ معیشت کے برعکس اسلام نجی ملکیت کی اجازت دیتا ہے البتہ اس کے مضر پہلوؤں سے معاشرہ کو محفوظ رکھنے کیلئے اس کے حصول اور استعمال پر پابندیاں ضرور عائد کرتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کے برعکس زکوۃ اور عشر کا ایسا جامع نظام دیتا ہے کہ دولت

چند ہاتھوں میں سمٹ کر نہیں رہتی بلکہ امیر اور غریب کا
فرق کم سے کمتر ہو جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے
کہ اسلامی نظامِ معیشت کے اطلاق کیلئے عملی کوششیں کی جائیں
تاکہ دولت حلال طریقے سے کمائی اور حلال پر خرچ کی جائے اور
حرام کے بُرے نقصانات سے فرد اور معاشرے کو بچایا جائے۔

"The Shortest Solution Of Every Problem is to minimize the distance b/w Forehead and Floor,
Those who Knee down to Allah can Stand up to every problem in the World."

Scanned with CamScanner